© rasailojaraid.com

نظرات

پچھلے دنوں علی گڈھ اور دیوبند پر علی الترتیب جو نظرات قارئین کرام کی نظروں سے گذرے ہیں ان کو پڑھ کر متعدد حضرات نے خطوط لکھے ہیں، یوں تو ان خطوں میں مختلف باتیں ہیں جو ہر ایک نے اپنے نقطۂ نظر سے لکھی ہیں، لیکن ایک سوال سب میں مشترک ہے، ایک فاضل مکتوب نگار کے لفظوں میں وہ سوال یہ ہے: "مگر مولانا! یہ تو بتائیے، اس کی کیا وجہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند اور علیگڈھ کالج، یہی دو بنیادی اور اساسی ادارے تھے جنھوں نے ۱۸۵۷ء کے بعد برصغیر کے مسلمانوں کو دینی اور دنیوی اعتبار سے حیاتِ نو دی اور ان کے لیے نشاۃ ثانیہ کا سروسامان کیا ان دونوں اداروں نے جو اکابر علم و ادب اور مشائخ ارشاد و ہدایت پیدا کیے وہ اپنی مثال آپ تھے" لیکن آج معاملہ برعکس ہے اور وہ نتائج پیدا نہیں ہو رہے ہیں" آخر یہ کیوں؟ اس میں شک نہیں کہ سوال فی نفسہٖ اہم اور قابل توجہ ہے، ہم ذیل میں اس کا جواب عرض کرتے ہیں:

اصل یہ ہے کہ یہ دونوں ادارے اصلاحی معنی میں صرف دو تعلیم گاہیں نہ تھے بلکہ ایک عظیم الشان اور انقلاب آفرین تحریک کے دو مظہر تھے، ان اداروں کے بانیوں اور ان کے ساتھیوں نے ۱۸۵۷ء کے نتیجہ میں اسلام اور مسلمانوں کی تباہ کاری کا دردناک منظر خود اپنی آنکھ سے دیکھا تھا اس لیے ان کے دلوں میں تڑپ تھی، خلوص اور عزم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تھا، ان سب چیزوں نے مل کر ایک جذبہ کی شکل اختیار کی اور اس جذبہ نے ایک تحریک کو جنم دیا۔ چونکہ جذبہ جو عمل کا اصل محرک ہوتا ہے بہت قوی تھا اس لیے ان حضرات کے عمل میں بھی خلوص اور مقصدیت کا رنگ تھا، اس تحریک کا رخ انگریزوں کی حکومت اور اس سے پیدا شدہ خطرات اور اندیشوں کی طرف تھا۔ اس لیے ملک آزاد ہوا اور انگریزی حکومت ختم ہوگئی تو یہ تحریک جو اپنے مقصد میں بہمہ وجوہ کامیاب رہی تھی خود بخود ختم ہوگئی اور اس بنا پر جو ادارے اس تحریک کی اساس پر قائم ہوئے تھے محض رسمی ادارے ہو کر رہ گئے، یعنی

رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی

۱۹۴۷ء کے بعد ملک میں اور ساتھ ہی تمام دنیا میں جو سیاسی، سماجی اور اقتصادی حالات پیدا ہوئے ان کا تقاضا تھا کہ مسلمانوں میں ایک نئی تحریک پیدا ہوا اور دیوبند اور علی گڑھ اس نئی تحریک کا منظر ہوں، جدید حالات اور ان کے تقاضوں کے پیش نظر علماء کو یہ سوچنا چاہیے تھا کہ پہلے دارالعلوم قائم ہوا تھا برصغیر کے مسلمانوں کو لادینی اور گمراہی سے محفوظ رکھنے کے لیے، لیکن اب ضرورت ہے پوری دنیا کو اس ہلاکت و بربادی سے بچانے اور محفوظ رکھنے کی جو اس کی خدا ناشناسی کے باعث اس کے سر پر منڈلا رہی ہے علماء کو محسوس کرنا چاہیے تھا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمت للعالمین بنا کر کافۂ بنی نوع انسانی کی طرف مبعوث فرمائے گئے ہیں اور مسلمانوں کو قرآن میں شہداء علی الناس، کا لقب دیا گیا ہے تو بے شبہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان پر عائد کی ہوئی ذمہ داری ہے کہ وہ صرف اپنی اور اپنے ہم مذہبوں کی نہیں بلکہ ساری دنیا کی فکر کریں، سخت افسوس اور عبرت کا مقام ہے کہ آج اگر یہ جذبہ ہے تو عیسائیوں میں اور کمیونسٹوں میں ہے، چنانچہ ان کے تعلیمی ادارے اور ان کا نظم و نسق اسی عالمی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تحریک کی ضرورتوں اور تقاضوں کے مطابق ہے لیکن یہ جذبہ نہیں ہے تو ہمارے مسلمانوں اور ان کے علماء میں نہیں ہے۔

اسی طرح ارباب علی گڑھ کو سوچنا چاہیے تھا کہ سرسید کی تحریک ۱۹۴۷ء میں ختم ہو گئی، آزادی کے بعد ملک میں ایک سیکولر جمہوری حکومت قائم ہوئی ہے، تقسیم کے نتیجہ میں زبوں حالی اور پسماندگی کے اعتبار سے مسلمان پھر اسی مقام پر لوٹ گئے ہیں جہاں وہ سرسید کے زمانہ میں تھے، علاوہ ازیں یہ زمانہ سائنس اور ٹکنالوجی کی غیر معمولی ترقی اور عروج کا ہے، دنیا میں اب وہی قوم زیادہ طاقتور، مضبوط، خوشحال اور ترقی یافتہ ہو سکتی ہے جس نے سائنس اور ٹکنالوجی میں کارہائے نمایاں انجام دیے ہوں، ان سب اندرونی اور بیرونی نیشنل اور انٹرنیشنل حالات کا تقاضا تھا کہ ۱۹۴۷ء کے بعد مسلمانوں میں پھر ایک تحریک (وہ تحریک جس کی بنیاد ایک جذبۂ بے قرار پر ہو) پیدا ہوتی اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اس تحریک جدید کا مظہر ہوتی۔

بہرحال گذارش کا مقصد یہ ہے کہ دیوبند اور علی گڑھ آج جس اختلال و انتشار اندرونی سے دوچار ہیں اس کی وجہ ہمارے نزدیک یہ ہے کہ یہ دونوں ادارے جس عظیم اور انقلاب آفریں تحریک کے نمائندے تھے وہ تو ختم ہو گئی اور اس کے بجائے جو ایک نئی تحریک دیوبند اور علی گڑھ میں پیدا ہونی چاہیے تھی وہ پیدا نہیں ہوئی اس بنا پر یہ ادارے ان پودوں کی طرح ہو گئے جن پر موسم کی رعایت سے کاٹ چھانٹ یا آب رسانی کا کوئی عمل نہ کیا گیا ہو اور ہر موسم میں انھیں ایک ہی حالت پر رکھا گیا ہو۔

ایک طبیب حاذق کا فرض ہے کہ وہ ایک نسخہ پر ہی قناعت نہ کرے بلکہ مریض کی حالت میں جو تغیر و تبدل پیدا ہوتے رہے اسی کی رعایت سے وہ اپنے نسخہ میں بھی ادل بدل کرتا ہے۔

۳

© rasailojaraid.com